www.KitaboSunnat.com

طارق اقبال

انسانی فکر و عمل میں قلب کا کردار اور اسلام

روز مرّہ گفتگو میں ہم کہتے ہیں کہ میرا دل نہیں مانتا یا فلاں کام کو میرا جی چاہ رہا ہے۔ شروع سے مختلف تہذیبوں میں انسان کا یہی طرزِ تکلم چلا آرہا ہے۔ قرآنِ کریم میں بھی اللہ تعالیٰ کے متعدد فرامین اسی سیاق میں موجود ہیں مثلاً سورۃ الحج میں ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوجاتیں بلکہ وہ دل (بصیرت سے) اندھے ہوجاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔ ایک اور مقام پر یوں ہے ﴿ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا ﴾[1] کہ "اپنے دلوں سے وہ غور و فکر نہیں کرتے، اپنی آنکھوں سے وہ دیکھتے نہیں..."

قرآن وحدیث میں دلوں کو غور و فکر اور تدبر و بصیرت کی صلاحیت رکھنے والا قرار دیا گیا ہے، یہاں قرآنی الفاظ 'قلب' اور 'فواد' کے باہمی فرق کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے برعکس جدید سائنس دل کو محض خون پمپ کرنے والا ایک آلہ ہی قرار دیتی ہیں۔ چنانچہ سائنس کی مرعوبیت کا شکار ہوتے ہوئے بعض اہل علم نے قرآن وحدیث کے اس بیان کو صرف ایک انسانی روز مرہ محاورہ قرار دینے کی بھی جسارت کی ہے، لیکن آج سائنس قرآن کریم کے اس بیان کی تصدیق کررہی ہے کہ دلوں کے اندر بھی غور وفکر کرنے والا عصبی نظام پایا جاتا ہے۔ زیر نظر مضمون سے جہاں قرآن کریم کی حقانیت مترشح ہوتی ہے، وہاں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ایک مسلمان کو اپنا اعتماد اوایقان قرآن وسنت کے بیانات پر ہی رکھنا چاہئے اور سائنس کے کسی موقف کو حرفِ آخر سمجھنے کی غلطی نہیں کرنی چاہئے۔ ح م

'قلب' انسانی جسم کا اہم اور کلیدی عضو ہے جو جسم انسانی کی طرح فکر و عمل میں بھی بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ اس لیے قرآن وحدیث کی نظر میں قلب کی درستی پر انسانی عمل کی درستی کا انحصار ہے۔

قرآن وحدیث میں انسانی دل کو ذہانت کا منبع اور جذبات واحساسات رکھنے والا عضو قرار دیا گیا ہے۔ اس دور میں سائنس نے اتنی ترقی نہیں کی تھی، اس لیے اُنیسویں صدی تک یہی

---

۱ سورۃ الاعراف:۱۷۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھا جاتا رہا کہ انسانی دل کی حیثیت صرف پمپ جیسی ہے جو پورے جسم میں خون پمپ کرتا ہے۔ تاہم بیسویں صدی کے وسط میں سائنس نے پہلی مرتبہ یہ حیرت انگیز دریافت کی کہ انسانی دل میں بھی انسانی دماغ کی طرح کے ذہانت کے خلیے پائے جاتے ہیں۔ اس انقلابی دریافت کے بعد پھر انسانی دل پر بحیثیت منبع ذہانت (Source of Intelligence) کے مغرب میں بھی کئی اہم سائنسی تحقیقات ہوئیں۔ ان تحقیقات کو اس بحث میں مختصراً پیش کیا جائے گا تاکہ ہمیں اس بات کا اندازہ ہو سکے کہ سائنس آج ان حقائق کو دریافت کر رہی ہے جو قرآن وحدیث نے ۱۴۰۰ سال پہلے بیان کر دیے تھے۔

انسانی دل کے اندر چھوٹا سا دماغ... جدید سائنسی تحقیق

اُنیسویں صدی حتیٰ کہ بیسویں صدی کے نصف تک سائنس دانوں کے حلقوں میں انسانی دل کو صرف خون پمپ کرنے والا ایک عضو ہی سمجھا جاتا تھا۔ لیکن پھر کچھ مزید سائنسی تحقیقات ہوئیں تو سائنس، دل کے متعلق اس بات کو سمجھنا شروع ہوئی جو قرآن نے اور آقائے نامدار ﷺ نے چودہ سو سال پہلے کہی تھی۔ جیسا کہ تفسیر قرآن کے ماہر صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:

> ''اس قرآن میں ایسی آیات ہیں جنہیں صرف وقت گزرنے کے ساتھ ہی سمجھا جا سکے گا۔'' یعنی جیسے جیسے انسان کا مشاہدہ وسیع اور باریک ہوتا جائے گا۔

انسانی دل کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی معاملہ ہوا کہ جدید سائنس نے انسانی دل کے متعلق اب یہ سمجھنا شروع کیا ہے کہ اس میں بھی ذہانت کے خانے ہیں۔ انسانی دل پر جدید تحقیقات کی بنیاد پر کینیڈا کے سائنس دان ڈاکٹر جے اینڈریو آرمر (Dr. J. Andrew Armour M.D,Ph.D) نے ایک نئی میڈیکل فیلڈ کی بنیاد رکھی ہے جس کا نام ہے نیورو کارڈیالوجی (Neuroradiology) یعنی انسانی دل کا اعصابی نظام (Nervous System) ڈاکٹر آرمر نے دل کے اعصابی نظام کے لیے 'دل کے اندر چھوٹا سا دماغ' (A little Brain in the Heart) کی اصطلاح وضع کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اس لیے کہ اُنہوں نے دریافت کیا ہے کہ انسانی دل کے اندر تقریباً چالیس ہزار اعصابی خلیے (Nerve Cells) پائے جاتے ہیں۔ یہ وہی خلیے ہیں جن سے دماغ بنتا ہے۔ یہ اتنی بڑی تعداد ہے کہ دماغ کے کئی چھوٹے حصے انہی ہی اعصابی خلیوں سے مل کر بنتے ہیں۔[1] مزید برآں دل کے یہ خلیے دماغ کی مدد کے بغیر کام کر سکتے ہیں۔ دل کے اندر پایا جانے والا یہ دماغ پورے جسم سے معلومات لیتا ہے اور پھر موزوں فیصلے کرنے کے بعد جسم کے اعضا حتیٰ کہ دماغ کو بھی جوابی ہدایات دیتا ہے۔

علاوہ ازیں دل کے اندر موجود دماغ میں ایک طرح کی یاداشت (Short Term Memory) کی صلاحیت بھی پائی جاتی ہے۔ دل کو دھڑکنے کے لیے دماغ کی ضرورت نہیں ہوتی، یہی وجہ ہے کہ دل کی پیوندکاری کے آپریشن میں دل اور دماغ کے درمیان تمام رابطے کاٹ دیے جاتے ہیں اور جب دل نئے مریض کے سینے میں لگایا جاتا ہے تو وہ پھر سے دھڑکنا شروع کر دیتا ہے۔ ان تمام تحقیقات کو پیش کرنے کے بعد، جو ڈاکٹر اینڈریو آرمر اور اُن کے معاون سائنس دانوں نے دل کے اعصابی نظام پر کی ہیں، ڈاکٹر آرمر اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

"انسانی دل کے پاس اپنا چھوٹا سا دماغ ہوتا ہے جو اس قابل ہوتا ہے کہ وہ اپنی مدد آپ کے تحت مشکل قسم کے تجزیے کر سکتا ہے۔ دل کے اعصابی نظام کی ساخت اور کارکردگی کے متعلق جاننے سے ہمارے علم میں ایک نئی جہت کا اضافہ ہوا ہے جس کے مطابق انسانی دل نہ صرف دماغ کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے بلکہ دماغ کی مدد کے بغیر آزادنہ طور پر بھی فرائض ادا کرتا"[1]

تحقیق سے یہ بات بھی معلوم ہوئی ہے کہ دل، الیکٹرو میگنیٹک فیلڈ کی مدد سے دماغ اور

---

1 فرائیڈے اسپیشل، کراچی، ۸ جولائی، ۲۰۱۱ء از ڈاکٹر مشتاق گوہر، نیویارک امریکہ

Neuroradiology: Anatomical and functional Principles, California, 2003)

http: //www.rcpsych.ac.uk/pdf/Heart,
%20Mind%20and%20Spirit%20%20Mo amed%20Salem.pdf

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقیہ جسم کو اطلاعات پہنچاتا ہے۔ دل انسانی جسم میں سب سے زیادہ طاقتور الیکٹرو میگنیٹک فیلڈ پیدا کرتا ہے جو انتہائی تناسب سے کافی دور تک پھیلتی ہیں۔ دل کی پیدا کردہ الیکٹرو میگنٹک فیلڈ، دماغ کی پیدا کردہ میگنیٹک فیلڈ سے پانچ صد گنا طاقتور ہوتی ہیں اور ان کو جسم سے کئی فٹ کے فاصلے سے بھی معلوم کیا جاسکتا ہے۔"[1]

دل اور دماغ کے مابین دوطرفہ گفتگو کا سائنسی ثبوت

۱۹۷۰ء تک سائنس دان یہ سمجھتے تھے کہ صرف دماغ انسانی دل کو یک طرفہ احکام جاری کرتا ہے اور دل ہمیشہ اُن کے مطابق کام کرتا ہے، لیکن ۱۹۷۰ء کی دہائی میں امریکی ریاست اوہائیو(Ohio) کے دو سائنس دانوں جان لیسی اور اس کی بیوی بیٹرس لیسی نے یہ حیرت انگیز دریافت کی کہ انسان کے دماغ اور دل کے درمیان دوطرفہ رابطہ ہوتا ہے۔ یہ تحقیق امریکہ کے معروف مؤقر سائنسی جریدے امریکن فزیالوجسٹ کے شمارے میں چھپی تھی۔ تحقیق کا عنوان تھا: (Two-way communication between the heart and the brain)

اُنہوں نے تجربات سے یہ دریافت کیا کہ جب دماغ جسم کے مختلف اعضا کو کوئی پیغام بھجواتا ہے تو دل آنکھیں بند کرکے اُسے قبول نہیں کرلیتا۔ جب دماغ جسم کو متحرک کرنے کا پیغام بھیجتا ہے تو کبھی دل اپنی دھڑکن تیز کردیتا ہے اور کبھی دماغ کے حکم کے خلاف پہلے سے بھی آہستہ ہوجاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل اپنی ہی کوئی منطق و دانش استعمال کرتا ہے۔ مزید برآں دل بھی دماغ کو کچھ پیغامات بھیجتا ہے جنہیں دماغ نہ صرف سمجھتا ہے بلکہ ان پر عمل بھی کرتا ہے۔"[2]

جان لیسی اور بیٹرس لیسی کی تحقیقات پر تبصرہ کرتے ہوئے امریکی سائنس دان ڈاکٹر

1 McCraty, Bradley& Tomasion,2004 http://www. coherenceinhealth. nl/usr-data/general/verslagen/Verlsag_Rollin_McCraty.pdf

2 American Psychologist, 1978

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رولن میکریٹی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

”جیسے جیسے اُن کی تحقیق مزید آگے بڑھی اُنہوں نے دریافت کیا کہ دل کی اپنی مخصوص منطق ہے جو بسا اوقات دماغ سے آنے والے پیغامات سے مختلف سمت میں جاتی ہے۔ حاصل کلام یہ کہ انسانی دل اس طرح کام کرتا ہے جیسے اس کا اپنا ایک دماغ ہو۔“[1]

امریکی سائنس دان ڈاکٹر پال پیرسل (Paul Pearsall, Ph.D.) نے انسانی دل کی ذہانت پر اپنی کتاب میں سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ ڈاکٹر پیرسل کا موقف ہے کہ علوم انسانی کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ سائنس نے کئی سچائیوں کو بہت مشکل سے تسلیم کیا۔ اٹھارویں صدی کے وسط تک ڈاکٹر حضرات جراثیم کے وجود کو تسلیم نہیں کیا کرتے تھے اور اس دوران کئی مریضوں کی اموات جراثیموں کی وجہ سے ہوئیں، کیونکہ اس دور کے طبیب اپنا نشتر (Scalpel) اپنے جوتے کے تلے کے چمڑے سے تیز کرتے تھے جس پر نشتر پر جراثیم لگ جاتے اور جس مریض کا اس سے آپریشن کیا جاتا، اس کی موت کا باعث بنتے۔

وہ اطبا (Doctors) اس بات کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے کہ لوگ جراثیموں جیسی کسی مخلوق کے وجود کے قائل ہیں۔ بالآخر جب لیون ہک (Leewen hook) نے خوردبین (Microscope) ایجاد کی اور سائنس دانوں نے خود اپنی آنکھوں سے جراثیم دیکھے تو پھر ہر ہسپتال میں آپریشن سے پہلے ڈاکٹروں نے اپنے ہاتھ دھونا شروع کر دیے اور اُنہوں نے اپنے میڈیکل اوزاروں کو بھی جراثیموں سے پاک (Sterilize) کرنا شروع کر دیا۔ ڈاکٹر پیرسل کے مطابق یہی حال سائنسدانوں اور ڈاکٹروں کا بالآخر دل کے معاملے میں ہوگا، جب اُنہیں پتہ چل جائے گا کہ انسانی دل بھی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ڈاکٹر پیرسل مزید لکھتا ہے:

”موجودہ دور کی ایجادات کا تعلق بھی دماغ ہی سے ہے، دل سے نہیں۔ درحقیقت

---

1 Heart-brain Neurodynamics: The Making of emotions, California, 2003.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دماغ سے ہمیں صرف سائنسی ترقی ملی ہے جبکہ اخلاقی ترقی صرف دل سے ہی مل سکتی ہے۔"

ڈاکٹر پیرسل کے مطابق پورے جسم میں دل کی ایک منفرد خصوصیت اس کا دھڑکنا(Rhythmicity)ہے، جس کی وساطت سے دل پورے جسم پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ہر دھڑکن کے ساتھ ہم دل کی موجودگی کو اپنے جسم میں محسوس کرسکتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ دنیا کے کسی کلچر اور تہذیب کے کسی شخص کو لے لیں اور اس سے آپ کہیں کہ وہ اپنی ذات کی طرف اشارہ کرے تو کوئی شخص اپنے سر کی طرف اشارہ نہیں کرتا بلکہ اپنے دل کی طرف اشارہ کرکے کہتا ہے: 'میں' یہ کرتا ہوں یا 'میں' یہ کہتا ہوں۔

دراصل انسانی روح کا اصل مکان دل ہوتا ہے اور انسان کی 'میں' دراصل اس کی روح ہی ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ غیر مسلم بھی جب دل کا ذکر کرتے ہیں تو روح کا بھی ذکر کرتے ہیں، حتیٰ کہ مغربی عیسائی مصنّفین اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ہمارے دلوں میں اس جنّت کی یاد ابھی پائی جاتی ہے جس سے حضرت آدم علیہ السلام کو نکالا گیا تھا، مثلاً مغربی مصنف رچرڈ بائن برگ اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

"ہماری مصروفیت بھری زندگی کے ہنگاموں کی تہہ میں ہمارے دلوں اور ہمارے اجسام کے خلیوں(Cells)کے اندر ایک کھوئی ہوئی جنت (A Paradise lost) کی خفیہ یادیں پوشیدہ ہوتی ہیں جنہیں ہم جنّت میں اپنی مشترکہ بچپن جیسی زندگی(Our shard paradisal infancy) کہہ سکتے ہیں۔"[1]

محقق جوزف چلٹن پیرس اپنی کتاب میں قلبِ انسانی کے متعلق سائنسی تحقیقات کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے:

① ہمارے ذہن کو ہمارے دل کا آلہ(Instrument) کہا جاسکتا ہے۔

② ہمارے دل کو بذاتِ خود انسانی زندگی کا آلہ کہا جاسکتا ہے۔

---

1 The Heart's Code, New York, 1998.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ ہمارا دماغ اور ہمارا جسم کچھ اس طرح کی ساخت کے بنے ہوئے ہیں کہ وہ دل سے آنے والی معلومات کو ہمارے لیے منفرد تجربہ زندگی میں تبدیل کر سکیں۔ دماغ اور بقیہ جسم، دل سے آنے والی اس انفارمیشن کا لحہ بہ لحہ تجزیہ کرتے رہتے ہیں اور پھر اس نتیجے کو جذبات کی زبان میں دل تک دوبارہ پہنچاتے ہیں۔

④ دماغ سے آنے والی رپورٹوں کے جواب میں قلبِ انسانی پورے جسم کو اعصابی اور کیمیاوی (Neural and hormonal) سگنل بھیجتا ہے اور اُن میں تبدیلی لاتا ہے۔ اس تبدیلی کی وجہ سے زندگی کے متعلق ہمارا ایک خاص قسم کا تجربہ ہماری شخصیت پر ثبت ہو جاتا ہے۔

آخر میں محقق پیرس جوزف قلبِ انسانی کے متعلق خلاصہ پیش کرتا ہے:

"Our heart plays a major, though fragile role in our overall consciousness"[1]

”ہمارا دل ہماری سمجھ بوجھ اور شعور میں نہایت اہم اور نازک کردار ادا کرتا ہے۔“

قلب کے متعلق قرآن و حدیث کے بیانات

قارئین کرام! یوں تو دل کے متعلق قرآن و حدیث میں بے شمار مقامات پر کہا گیا ہے مگر یہاں بطورِ ثبوت چند آیات و احادیث پیش کی جاتی ہیں تاکہ آپ کو جدید سائنس اور قرآنی آیات کی اطلاعات کے درمیان موازنہ کرنے میں آسانی رہے۔

① فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَوْ لَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَ لٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾[۳]

”پھر جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو وہ کیوں نہ گڑگڑائے؟ مگر ان کے دل تو اور سخت ہو گئے اور جو کام وہ کر رہے تھے، شیطان نے انہیں وہی کام خوبصورت بنا کر دکھا

1 Memories and visions of Paradise, Los Angelus, 1989.

۳ سورۃ الانعام: ۴۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیئے۔"

② ﴿ وَ لِتَصْغٰۤى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ لِيَرْضَوْهُ وَ لِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝ ﴾[1]

"اور (وہ ایسے کام) اس لیے بھی (کرتے تھے) کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، اُن کے دل اُن کی باتوں پر مائل ہوں اور وہ اُنھیں پسند کریں اور جو کام وہ کرتے تھے، وہی کرنے لگیں۔"

③ ﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ ﴾[2]

"سچّے اہلِ ایمان تو وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سُن کر لرز جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو اُن کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے ربّ پر اعتماد رکھتے ہیں۔"

④ ﴿ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۝ ﴾[3]

"وہ اس لیے ایسا ہونے دیتا ہے تاکہ شیطان کی ڈالی ہوئی خرابی کو فتنہ بنادے، ان لوگوں کے لیے جن کے دلوں کو (نفاق کا) روگ لگا ہوا ہے اور جن کے دل کھوٹے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ظالم لوگ عناد میں بہت دور نکل گئے ہیں۔"

اب فرموداتِ امام الانبیاء ﷺ سماعت فرمائیے:

⑤ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ. فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا

---

۱ سورۃ الانعام: ۱۱۳
۲ سورۃ الانفال: ۲
۳ سورۃ الحج: ۵۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيَا - أَوِ الْحَيَاةِ ، شَكَّ مَالِكٌ - فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً» . قَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرٌو "الْحَيَاةِ". وَقَالَ: خَرْدَلٍ مِنْ خَيْرٍ[1]

"ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب) جنّت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں داخل ہو جائیں گے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ (فرشتوں) سے فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر (بھی) ایمان ہو، اس کو (دوزخ سے) نکال لو، پس وہ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور وہ (جل کر) سیاہ ہو چکے ہوں گے۔

⑥ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ». قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مِنْ إِيمَانٍ» مَكَانَ «مِنْ خَيْرٍ»[2]

"حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لَا إِلٰه إِلا الله کہہ دے اور اس کے دل میں ایک جو کے برابر نیکی (ایمان) ہو وہ دوزخ سے نکالا جائے گا اور جو لَا إِلٰه إِلا الله کہے اور اس کے دل میں گیہوں کے ایک دانے کے برابر خیر (ایمان) ہو وہ (بھی) دوزخ سے نکالا جائے گا اور جو شخص لَا إِلٰه إِلا الله کہے اور اس کے دل میں ایک ذرہ برابر نیکی (ایمان) ہو وہ بھی دوزخ سے نکالا جائے گا، ابو عبداللہ نے کہا کہ ابان نے بروایتِ قتادہ، انس، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بجائے خیر کے ایمان کا لفظ روایت کیا ہے۔"

⑦ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

---

۱ صحیح بخاری: ۲۲

۲ صحیح بخاری: ۴۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقُولُ: «الْحَلاَلُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ ، وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لاَ يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى، يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ. أَلاَ وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلاَ إِنَّ حِمَى اللَّهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ، أَلاَ وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ . أَلاَ وَهِيَ الْقَلْبُ »[1]

"نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حلال ظاہر ہے اور حرام (بھی ظاہر ہے) اور دونوں کے درمیان میں شبہ کی چیزیں ہیں کہ جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے، پس جو شخص شبہ کی چیزوں سے بچے، اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچالیا اور جو شخص شبہوں (کی چیزوں) میں مبتلا ہو جائے، (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے کہ جانور شاہی چراگاہ کے قریب چر رہا ہو جس کے متعلق اندیشہ ہوتا ہے کہ ایک دن اس کے اندر بھی داخل ہو جائے (لوگو!) آگاہ ہو جاؤ کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہے، آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کی چراگاہ اس کی زمین میں اُس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں، خبر دار ہو جاؤ! کہ بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے، جب وہ سنور جاتا ہے تو تمام بدن سنور جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو تمام بدن خراب ہو جاتا ہے، سنو وہ ٹکڑا 'دل' ہے۔"

٨ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ: «يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ». قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: « يَا مُعَاذُ »! قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، ثَلاَثًا. قَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلاَّ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ ». قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلاَ أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا قَالَ «إِذًا يَتَّكِلُوا». وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا.[1]

اسحٰق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، ہشام، قتادہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

---

[1] صحیح بخاری:٥٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"حضرت معاذ رضی اللہ عنہ (ایک مرتبہ) آپ ﷺ کے ہمراہ آپ کی سواری پر آپ کے پیچھے سوار تھے کہ حضور اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اے معاذ (بن جبل)! اُنہوں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ ﷺ وسعدیک! آپ نے فرمایا کہ اے معاذ! اُنہوں نے پھر عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ ﷺ وسعدیک! تین مرتبہ (ایسا ہی ہوا)۔ آپ نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے سچّے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اللہ اس پر (دوزخ کی) آگ حرام کر دیتا ہے۔ معاذ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں لوگوں کو اس کی خبر کر دوں؟ تاکہ وہ خوش ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت جب کہ تم خبر کر دو گے تو لوگ (اسی پر) بھروسہ کر لیں گے اور عمل سے باز رہیں گے۔ سیدنا معاذ نے یہ حدیث اپنی موت کے وقت اس خوف سے بیان کر دی کہ کہیں (حدیث کے چھپانے پر ان سے) مؤاخذہ نہ ہو جائے۔"[1]

اس موضوع کی مزید تفصیل کے لیے حاشیہ میں درج ویب سائٹس سے بھی رجوع کیا جاسکتا ہے۔[2]

خریداران و قارئین محدّث توجہ فرمائیں

ماضی میں خریدارانِ محدث کو زرِسالانہ ختم ہونے کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دی جاتی تھی، اب گزشتہ سال سے محدث کے لفافہ پر چسپاں پتہ میں اس تحریر [مدتِ خریداری .... سے ختم ہو.....ہے] کی خالی جگہ پُر کرکے یہ اطلاع دی جارہی ہے۔ لہٰذا جن حضرات کو ۲۰۱۲ء اور ۲۰۱۳ء میں زرِسالانہ کی تجدید کی اطلاع دی گئی ہے، ازراہِ کرم اوّلین فرصت میں وہ اس کی تکمیل فرمائیں۔

یاد رہے کہ ادارۂ محدث کی طرف سے زرِتعاون ختم ہونے پر رسالہ بذریعہ وی پی نہیں بھیجا جاتا۔ قارئین بذریعہ بنک ڈرافٹ، منی آرڈر، اور ایزی پیسہ زرِتعاون بھیج سکتے ہیں۔

مراسلت اور رابطہ کرتے ہوئے اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

محمد اصغر (منتظم و منیجر) موبائل برائے رابطہ و ایس ایم ایس 0305-4600861

---

۱ صحیح بخاری:۱۲۸

۲ http://www.experiencefestival.com/a/Heart_and_Brain/id/1961
http://www.heartmath.org/research/research-our-heart-brain.html
http://www.therealessentials.com/followyourheart.html

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ